از عدالتِ عظمیٰ

میسرز ماریکر موٹرز لمیٹڈ۔

بنام

سیلز ٹیکس آفس و دیگر

تاریخ فیصلہ: 06 فروری 1996

[بی۔ پی۔ جیون ریڈی، اور ایس۔ بی۔ مجمدار، جسٹس صاحبان۔]

سیلز ٹیکس:

کیرالہ سیلز ٹیکس ایکٹ۔ موٹر گاڑیوں اور آٹو موبائل کے پرزوں کا ڈیلر۔ قسطوں پر خریداری کی بنیاد پر فروخت—فروخت کب اثر انداز ہوتی ہے۔ قرار پایا کہ، یہ صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب خریدار متفقہ رقم کی مکمل ادائیگی کے بعد خریداری کا حق انتخاب استعمال کرتا ہے — نہ صرف قسطوں پر خریداری کی مدت کے اختتام پر۔ فرسودگی۔12٪ موافقت کی شرح۔ تخمینہ کاری کو چیلنج کرنے کے لیے تخمینہ کاری مشخص الیہ کے لیے کھلا ہے—اگر اپیل پہلے دائر نہیں کی گئی تو ایک ماہ کے اندر دائر کی جا سکتی ہے—وقت کے اندر دائر کیے جانے کے طور پر لیا جائے اور اسی کے مطابق نمٹا دیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ کیا چھوٹ کی رقم کو کاروبار سے خارج کر دیا جانا چاہیے تھا۔ کھلا چھوڑ دیا۔

کے ایل جوہر اینڈ کمپنی بنام ڈپٹی کمرشل ٹیکس آفیسر، کوئمبٹور، 16 ایس ٹی سی پر انحصار کیا گیا

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: دیوانی اپیل نمبر 1015، سال 1977۔

ڈبلیو اے نمبر 98، سال 1973 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 28.6.76 کے فیصلے اور حکم سے۔

پی ایس پوٹی، مس مالنی پوڈووال اپیل کنندہ کے لیے۔

ایم ٹی جارج، جواب دہندگان کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ اپیل کیرالہ عدالت عالیہ کے فل بینچ کے فیصلے کے خلاف کی جاتی ہے۔یہ معاملہ کیرالہ سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت پیدا ہوتا ہے اور متعلقہ تخمینہ کاری کا سال 1965-66 ہے۔اپیل کنندہ موٹر گاڑیوں اور آٹوموبائل پارٹس کا ڈیلر ہوتا ہے۔تاہم، یہاں سوال موٹر ٹرکوں تک محدود ہے۔اپیل کنندہ ٹرکوں کو براہ راست فروخت کے ذریعے اور قسطوں پر خریداری کی بنیاد پر بھی فروخت کرتا ہے۔ہم کرایہ کی خریداری کی بنیاد پر ہونے والی فروخت سے متعلق فکر مند ہیں۔

اپیل کنندہ اور قسطوں پر خریداری کرنے والے کے درمیان قسطوں پر خریداری کے قرارداد کے مطابق، کرایہ کی مدت دو سال ہے۔ قرارداد میں یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ مذکورہ قرارداد کے تحت بیان کردہ پوری رقم دو سال کی مذکورہ مدت کے اندر ادا کی جائے گی اور اس مدت کے اختتام پر قسطوں پر خریداری کرنے والا مالک بن جائے گا۔

تخمینہ کاری کی کارروائی کے دوران، سوال- گاڑیوں کی قیمت کا تعین کیسے کی جائے اور کس تاریخ کے حوالے سے پیدا ہوا۔یہ معاملہ 19 ایس ٹی سی 80 میں ان کی عدالت میں لایا گیا تھا۔اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ کرایہ کی خریداری کا قرارداد دو عناصر پر مشتمل ہے، (i) ضمانت کا عنصر اور (ii) فروخت کا عنصر اس معنی میں کہ وہ اتفاقی فروخت پر غور کرتا ہے۔یہ مانا گیا کہ لین دین میں فروخت کا عنصر اس وقت کارآمد ثابت ہوتا ہے جب قرارداد کی قیود کو پورا کرنے کے بعد ارادہ رکھنے والا خریدار حق انتخاب کا استعمال کرتا ہے۔جب قرارداد کی تمام قیود پوری ہو جاتی ہیں اور حق انتخاب کا استعمال کیا جاتا ہے، تو یہ منعقد کیا جاتا ہے، اس وقت تک کرائے پر لی گئی اشیا کی فروخت ہوتی ہے۔ صرف اس وقت جب فروخت ہوتی ہے، اسے مزید منعقد کیا جاتا ہے، یہ سیلز ٹیکس کو راغب کرے گا۔

کے ایل جوہر اینڈ کمپنی بنام ڈپٹی کمرشل ٹیکس آفیسر، کوئمبٹور، 16 ایس ٹی سی 212 میں اس عدالت کے پہلے فیصلے میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ فروخت کے لیے غور کا تعین کرنے کے معاملے میں ریونیو کے لیے دو راستے کھلے ہیں، یعنی۔(a) اشیا کی اصل قیمت میں سے فرسودگی کی مناسب رقم کاٹنا یا (2) فروخت کی تاریخ کو اشیا کی بازار قیمت لینا۔

مذکورہ بالا اصولوں کو لاگو کرتے ہوئے سیلز ٹیکس افسر نے تشخیص کے مذکورہ بالا دو طریقوں میں سے پہلے کو اپنانے کی تجویز پیش کی۔ دوسرے لفظوں میں، وہ اصل فروخت قیمت لینا چاہتا تھا جس سے اس نے فرسودگی کی رقم کاٹنے کی تجویز پیش کی تھی۔ لیکن اس نے، بدلے میں، ایک اور تنازعہ کو جنم دیا، یعنی فرسودگی کی شرح۔ سیلز ٹیکس افسر نے سالانہ بارہ فیصد فرسودگی کی شرح کو اپنانے کی تجویز پیش کی۔ سیلز ٹیکس افسر کے سامنے ایک اور سوال یہ تھا کہ آیا فروخت قرارداد میں طے شدہ مدت کے اختتام

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پر ہوئی سمجھی جانی چاہیے یا اس تاریخ کو جب قسطوں پر خریداری کرنے والے نے پوری قیمت ادا کرنے کے بعد اصل میں خریداری کا حق انتخاب استعمال کیا۔ اپیل کنندہ کا معاملہ نہ صرف یہ تھا کہ وہ فرسودگی کی زیادہ شرح کا حقدار تھا بلکہ یہ بھی کہ فریقین کے درمیان قرارداد کے ذریعے کرایہ کی خریداری کی مدت میں جو بھی توسیع کی گئی ہے، توسیعی مدت کو مدنظر رکھا جانا چاہیے اور اس پوری مدت کے لیے فرسودگی کا تعین کیا جانا چاہیے۔ یعنی اس تاریخ تک قسطوں پر خریداری کرنے والے نے خریداری کا حق انتخاب استعمال کیا۔ مشخص الیہ کے مطابق، فروخت قرارداد میں طے شدہ مدت کے اختتام پر خود بخود نہیں ہوئی بلکہ صرف اس صورت میں ہوئی جب قسطوں پر خریداری کرنے والا پوری واجب الادا رقم ادا کرنے کے بعد حق انتخاب کا استعمال کرے، چاہے وہ قرارداد میں طے شدہ مدت کے اندر ہو یا توسیع شدہ مدت، جیسا بھی معاملہ ہو۔ سیلز ٹیکس افسر نے اپیل کنندہ کے دونوں دلائل کو خارج کر دیا۔ اس نے سالانہ بارہ فیصد کو فرسودگی کی شرح کے طور پر اپنایا۔ انہوں نے اس سوال پر غور کرنے سے بھی انکار کر دیا کہ آیا اور کتنے معاملات میں قسطوں پر خریداری کی مدت میں توسیع کی گئی تھی۔ انہوں نے صرف قرارداد میں طے شدہ مدت کو حتمی قرار دیا اور مذکورہ مدت کی آخری تاریخ کو فروخت کی تاریخ قرار دیا۔ اپیل کنندہ نے کیرالہ عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن کے ذریعے براہ راست تخمینہ کاری کے حکم پر سوال اٹھایا۔ واحد جج نے رٹ پٹیشن کو یہ کہتے ہوئے اجازت دی کہ (a) جہاں تک فرسودگی کی شرح کا تعلق ہے، اتھارٹی کو معاملے کی دوبارہ جانچ کرنی چاہیے اور (2) سیلز ٹیکس افسر قرارداد کی مدت کو واحد متعلقہ مدت کے طور پر سمجھنے اور اپیل کنندہ کی طرف سے دی گئی توسیع کو نظر انداز کرنے میں غلطی کر رہا تھا۔ کے ایل جوہر اینڈ کمپنی میں اس عدالت کے فیصلے کے بعد، فاضل سنگل جج نے فیصلہ دیا کہ فروخت اس وقت ہوتی ہے جب قسطوں پر خریداری کرنے والا حق انتخاب کا استعمال کرتا ہے نہ کہ قرارداد میں طے شدہ مدت کے اختتام پر خود بخود۔ اس کے مطابق انہوں نے فیصلے کے مطابق تخمینہ کاری کرنے کے لیے معاملہ سیل ٹیکس افسر کو بھیج دیا۔

محصولات نے اپیل دائر کی۔ یہ معاملہ مکمل بینچ کو بھیج دیا گیا۔ فرسودگی کی شرح کے سوال پر، مکمل بنچ نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے عدالت کے سامنے ایسا کوئی مواد پیش نہیں کیا گیا تھا جس میں یہ کہا جا سکے کہ اصل میں تشخیص کرنے والے افسر کی طرف سے اپنائی گئی شرح معقول نہیں تھی۔ دوسرے سوال کے حوالے سے، مکمل بینچ نے اپنا اظہار کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے صرف یہ مؤقف اختیار کیا کہ اپیل کنندہ حقیقت کے طور پر یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے کہ توسیع موجود تھی۔ ایک بار جب ایسا کوئی ثبوت نہ ہو تو، مکمل بینچ نے رائے دی کہ ان کے لیے اس سوال میں جانا غیر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ضروری تھا کہ کیا سیلز ٹیکس افسر کا یہ مؤقف درست تھا کہ فروخت قرارداد کی مدت کے اختتام پر خود بخود ہوتی ہے، قطع نظر کسی دوسرے عوامل کے۔ اس اپیل میں مذکورہ نظریہ پر سوال اٹھایا گیا ہے۔

آگے بڑھنے سے پہلے، ہم ایک ایسی حقیقت کا ذکر کر سکتے ہیں جو متعلقہ ہے۔ فاضل سنگل جج کے فیصلے کے مطابق، سیلز ٹیکس افسر نے ایک تخمینہ کاری کی جس کی تاریخ 16 جولائی 1976 ہے۔ (ہمیں بتایا گیا ہے کہ رٹ اپیل زیر التواء نہیں تھی۔) مذکورہ حکم کی ایک نقل ہمارے سامنے رکھی گئی ہے۔ تخمینہ کاری کے حکم سے پتہ چلتا ہے کہ سیلز ٹیکس افسر نے جہاں بھی توسیع کی گئی ہے تو توسیع کی مدت کو قبول کر لیا ہے۔ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ معاملات میں مقررہ مدت سے پہلے ہی مکمل ادائیگی کی گئی تھی اور کرایہ دار نے خریداری کا حق انتخاب استعمال کیا۔ ان صورتوں میں، اصل مدت کو بنیاد کے طور پر لیا گیا تھا اور فروخت اس مدت کے اختتام پر ہوئی تھی۔ اب، یہ یاد رکھنا چاہیے کہ پہلے موقع پر سیلز ٹیکس افسر کو یہ حقیقت نہیں ملی کہ مشخص الیہ کی طرف سے کوئی توسیع نہیں کی گئی تھی۔ انہوں نے اس پہلو میں جانے سے انکار کر دیا کیونکہ ان کی رائے تھی کہ یہ غیر متعلقہ ہے۔ سامان اس کے سامنے تھا۔ اب، جب کہ ہم نے یہ مانا ہے کہ مذکورہ حقیقت متعلقہ ہے، حقیقت پسندانہ پہلو متعلقہ ہو جاتا ہے اور اس مقصد کے لیے ہم نے 16 جولائی 1976 کے بعد کے تخمینہ کاری حکم پر غور کیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو، جس بنیاد پر مکمل بنچ نے مشخص الیہ کے خلاف فیصلہ دیا ہے (جہاں تک سوال یہ ہے کہ فروخت کب ہوتی ہے) اسے ناقابل قبول قرار دیا جانا چاہیے۔

اب، اس سلسلے میں لاگو ہونے والے اصول پر آتے ہوئے، ہم کے ایل جوہر کے معاملے (اوپر) میں اس عدالت کی طرف سے بیان کردہ قانون کا اعادہ کر سکتے ہیں، یعنی۔ یہ کہ فروخت کا وجود میں آنا حقیقت کا سوال ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب قسطوں پر خریداری کرنے والا حق انتخاب کا استعمال کرتا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ صرف اس وجہ سے کہ قسطوں پر خریداری کا قرارداد غور کی کل ادائیگی کے لیے ایک مخصوص مدت کا تعین کرتا ہے اور خریدار کے لیے مذکورہ مدت کے اختتام پر خریداری کا حق انتخاب استعمال کرنے کے لیے، فروخت اس مدت کے اختتام پر نہیں ہوتی ہے۔ ایسے معاملات ہو سکتے ہیں جہاں کرایہ دار مقررہ مدت کے اندر رقم ادا کرنے میں ناکام ہو سکتا ہے، وہ توسیع کا مطالبہ کر سکتا ہے اور ڈیلر توسیع دے سکتا ہے۔ ایسے معاملات میں، فروخت واضح طور پر صرف اس وقت ہوتی ہے جب خریدار متفقہ رقم کی مکمل ادائیگی کے بعد خریداری کا حق انتخاب استعمال کرتا ہے۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں اور 16 جولائی 1976 کے تشخیصی آرڈر میں تصدیق شدہ حقائق کے نتائج کے پیش نظر، مکمل بینچ کا حکم اس معاملے پر کالعدم قرار دیا جانا واجب ہے۔ ہم اس مسئلے پر 16 جولائی 1976 کی تاریخ کو جاری کردہ تشخیصی آرڈر کی تصدیق کرتے ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اگلا سوال فرسودگی کی شرح سے متعلق ہے۔16 جولائی 1976 کے تخمینہ کاری حکم نامے میں دوبارہ بارہ فیصد سالانہ کی شرح کو اپنایا گیا ہے۔ فاضل وکیل سری پوٹی کا کہنا ہے کہ یہ اعداد و شمار من مانی ہیں اور حکام نے اس بنیاد کی وضاحت نہیں کی ہے جس پر مذکورہ اعداد و شمار پہنچے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت، جہاں ٹرک کرائے پر چلتے ہیں، وہاں فرسودگی کی شرح چالیس فیصد ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ فرسودگی کی شرح کا تعین کرنے میں اس عنصر کو ذہن میں رکھنا چاہیے تھا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، مکمل بینچ نے رائے دی ہے کہ اپیل کنندہ کوئی ایسا مواد پیش کرنے میں ناکام رہا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ شرح من مانی تھی۔ اس نے انکم ٹیکس ایکٹ کے ذریعے طے شدہ فرسودگی کی شرح کو اس بنیاد پر مد نظر رکھنے سے بھی انکار کر دیا ہے کہ یہ ایک مختلف قانون سازی ہے اور اس میں مقرر کردہ شرح اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے ہے۔ جو بھی ہو، چونکہ اپیل کنندہ کو تخمینہ کاری کے حکم کے خلاف اپیل کا حق حاصل ہے، ہم اس سوال میں داخل نہیں ہونا چاہتے۔ مشخص الیہ کے لیے یہ کھلا تھا کہ وہ اپیل میں مذکورہ نتیجے کو چیلنج کرے جو اس کی طرف سے تخمینہ کاری کے حکم کے خلاف دائر کیا گیا ہو۔ یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اگر مشخص الیہ نے 16 جولائی 1976 کے حکم کے خلاف اپیل دائر نہیں کی ہے تو اسے اب ایسی اپیل دائر کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ اگر 16 جولائی 1976 کے تخمینہ کاری حکم کے خلاف اپیل آج سے ایک ماہ کے اندر دائر کی جاتی ہے، تو اسے وقت کے اندر دائر کیا جائے گا اور اسی کے مطابق نمٹا دیا جائے گا۔ اگر، تاہم، اس نے پہلے ہی اپیل دائر کر دی ہے، تو یہ ہدایت کام نہیں کرے گی۔

یہاں ایک اور چھوٹا سا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اس کا تعلق چھوٹ سے ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا رعایت کی رقم کو مالیات سے مستثنیٰ کر دینا چاہیے تھا۔ اس میں شامل رقم کی کثیر پن کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہم اس پہلو پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے اور سوال کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں۔

ان حالات میں، اس اپیل کو مندرجہ بالا ہدایات کے ساتھ نمٹا دیا جاتا ہے۔ مکمل بنچ کے فیصلے کو اس حد تک الگ سمجھا جائے گا کہ وہ فیصلے کے منافی ہے۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی آ حکم نہیں۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document